ہفتہ وار رسالہ: 364
WEEKLY BOOKLET: 364

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات کا تحریری گلدستہ

امیرِ اہلِ سنّت سے
بدشگونی کے بارے میں 20 سوال جواب

(صفحات: 14)

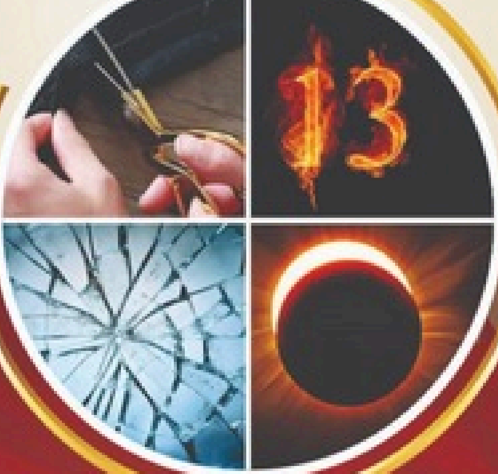

مختلف چیزوں سے بُرے شگون لینا 2
کیا کسی کے ستارے گردش میں آتے ہیں؟ 7
شیشہ یا کانچ ٹوٹنے پر شگون لینا کیسا؟ 9
سورج گرہن یا چاند گرہن کا اثر... 12

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ؕ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

امیرِ اہلِ سنّت سے بد شُگونی کے بارے میں 20 سوال جواب

دُعائے خلیفۂ عطّار: یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 14 صفحات کا رسالہ ”امیرِ اہلِ سنّت سے بد شُگونی کے بارے میں 20 سوال جواب“ پڑھ یا سُن لے اُسے بد شُگونی اور توَہُّمات سے محفوظ فرما اور اس کی ماں باپ سمیت بے حساب مغفرت فرما۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ شیخ اَبُو بَکْر شِبْلی رحمۃُ اللہِ علیہ ایک روز بغدادِ مُعلّٰی کے جیّد عالِم حضرتِ ابو بکر بن مُجاہِد رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس تشریف لائے، انہوں نے فوراً کھڑے ہو کر ان کو گلے لگا لیا اور پیشانی چوم کر بڑی تعظیم کے ساتھ اپنے پاس بِٹھایا۔ حاضرین نے عرض کیا: یاسیّدی! آپ اور اہلِ بغداد آج تک اِنہیں دیوانہ کہتے رہے ہیں مگر آج ان کی اِس قَدَر تعظیم کیوں؟ جواب دیا: میں نے یوں ہی ایسا نہیں کیا، اَلحمدُ لِلّٰہ! آج رات میں نے خواب میں یہ ایمان افروز مَنْظر دیکھا کہ حضرتِ اَبُو بَکْر شِبْلی (رحمۃُ اللہِ علیہ) بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو سرکارِ دو عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کھڑے ہو کر ان کو سینے سے لگا لیا اور پیشانی کو بوسہ دے کر اپنے پہلو میں بِٹھا لیا۔ میں نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! شِبْلی پر اِس قَدَر شفقت کی وجہ؟ اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے (غیب کی خبر دیتے ہوئے) فرمایا کہ یہ ہر نَماز کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے: ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾﴾ (پ 11، التوبۃ: 128) اور اس کے بعد مجھ پر دُرُود پڑھتا

ہے۔(القول البدیع، ص346)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سوال: ہمارے مُعاشرے میں طرح طرح کے بُرے شُگون لیے جاتے ہیں مثلاً سامنے سے کالی بِلّی گزر جائے تو یوں ہو جائے گا، کوّا بولے تو یوں ہو گا اور تیل گر جائے تو یوں ہو گا وغیرہ وغیرہ، یہ اِرشاد فرمائیے کہ اس بارے میں اِسلام ہماری کیا راہ نمائی کرتا ہے؟

جواب: بَدشُگونی حرام ہے۔(الطریقۃ المحمدیۃ، 17/2) دُنیا میں ایک غیر مسلم قوم ہے جو کالی بِلّی سے بد شگونی لیتی ہے یہاں تک کہ اگر اس قوم کے لوگ کہیں سفر پر جا رہے ہوں اور ان کے آگے سے کالی بِلّی گزر جائے تو وہ پلٹ کر آ جائیں گے اور سمجھیں گے کہ اگر اب سفر کیا تو نقصان ہو جائے گا لیکن بدقسمتی سے اس قوم کے ساتھ رہ رہ کر بعض مسلمانوں نے بھی کالی بلی سے بد شگونی لینا شروع کر دی ہے۔ اگر کسی نیک کام میں کبھی بد شگونی والا کوئی مُعاملہ ہو جائے تو وہ کام ضَرور کر گزرنا چاہیے مثلاً آپ قافلے میں سفر کر رہے ہیں اور کالی بلی قافلے میں سفر کرنے والے ہر فرد کے آگے سے گزر جائے اور ایک بار نہیں بلکہ 100، 100 بار گزر جائے تب بھی آپ اپنا سفر جاری رکھیں اِن شاءَ اللہ زیادہ کامیابی ملے گی تو اس طرح آپ نے بد شگونی کا رَد کرنا ہے۔

میں ایک بار کہیں جا رہا تھا اور میرے آگے سے کالی بلی گزری مگر میں نے اپنا سفر جاری رکھا اور اللہ پاک کی رَحمت سے آج میں آپ کے ساتھ بیٹھا ہوا ہوں تو کالی بلی سے بد شگونی لینا ہمارا نہیں غیر مسلموں کا عقیدہ ہے اور اِسلام میں بد شگونی لینا ناجائز ہے۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 109/3)

سوال: 13 کے عَدَد کو مَنحوس سمجھ کر اس سے بد شگونی لینا کیسا ہے؟ نیز ماہِ صفر شریف کو

مَنحوس سمجھ کر اس میں شادیاں نہ کرنا کیسا ہے؟[1]

جواب: آج کل لوگ 13 کے عدد کو منحوس سمجھتے ہیں اور اس سے بد شگونی لیتے ہیں۔ 13 کے عدد کی بھی کیا بات ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِعلانِ نبوّت کے بعد 13 سال تک مکۂ مکرَّمہ کو اپنے قدم چومنے کی سعادت عطا فرمائی، اس کے بعد 10 سال تک مدینۂ مُنوَّرہ کی ہواؤں کو زُلفیں چومنے کی سعادت بخشی، تو 13 کا عدد بُرا نہیں ہے۔ (بخاری، 2/590، حدیث:3902۔ مسلم، ص984، حدیث:6097 ماخوذاً) اِسی طرح بعض لوگ ماہِ صَفر کو بھی بُرا کہتے ہیں نجانے انہیں کیا ہو گیا ہے؟ جبکہ خاتونِ جنَّت حضرت بی بی فاطِمہ رضی اللہ عنہا اور مولا مشکل کُشا حضرتِ علیُّ المُرتَضٰی رضی اللہ عنہ کی شادی ماہِ صَفر میں ہوئی تھی۔ (الکامل فی التاریخ، 2/12) اور یہ بے چارے ماہِ صَفر میں شادیاں نہیں کرتے کہ یہ منحوس مہینا ہے حالانکہ مولا مشکل کُشا رضی اللہ عنہ اور بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح خود سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی موجودگی میں ہوا ہے لہٰذا ماہِ صَفر میں نکاح کرنا چاہیے بلکہ اِہتمام کے ساتھ کرنا چاہیے تاکہ لوگوں کی بدشگونیوں کا زور ٹوٹے۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 3/506)

13 کے عدد کے بارے میں لوگوں کے غَلَط خیالات

بہت سے لوگ "13" نمبر سے بھی بد شگونی لیتے ہیں اور "13" نمبر نہیں لکھتے یہاں تک کہ کمرے اور سیٹ پر بھی "13" نمبر نہیں لکھتے یہ بھی معلومات کی کمی کی وجہ سے ہے ورنہ "13" نمبر بُرا نہیں بہت اچھا ہے اور اسے کئی نِسبتیں حاصِل ہیں مثلاً مولیٰ مشکل کُشا حضرت علیُّ المُرتَضٰی رضی اللہ عنہ کی وِلادت کی تاریخ بھی 13 رَجَبُ المُرَجَّب ہے۔ (نور الابصار

---

1 ... یہ سوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کا قائم کردہ ہے اور جواب امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا عنایت کیا ہوا ہے۔

فی مناقب آل بیت النبی المختار، ص85) یوں ہی جنگِ بدر میں صحابۂ کِرام علیہمُ الرِّضوان کی تعداد 313 تھی۔(ترمذی، 3/220، حدیث:1604) اور اَیّامِ تشریق کا آخری دِن بھی 13 ذُوالحِجّۃِ الْحَرام ہے کہ 9 ذوالحِجّۃِ الْحَرام کی فجر سے لے کر 13 ذوالحِجّۃِ الْحَرام کی عصر تک تکبیرِ تشریق پڑھی جاتی ہے۔(درمختار، 3/ 71، 75 ملتقطاً) 13 تاریخ کو اگر کسی کے ہاں بیٹا پیدا ہو تو کیا مَعاذَ اللہ اُسے پھینک دیں گے کہ منحوس تاریخ میں پیدا ہوا ہے؟ ہر گز نہیں، بہرحال 13 کا عدد بہت اچھا ہے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3/ 110)

سوال: کچھ لوگ اِس طرح بدشگونی لیتے ہیں کہ ہمارے گھر میں فُلاں چیز پکتی ہے تو کوئی بیمار ہو جاتا ہے یا آفت آجاتی ہے، ایسے لوگوں کو کیسے سمجھایا جائے؟

جواب: اِسلام میں بدشگونی نہیں نیک شگونی ہے اور بدشگونی ناجائز اور گناہ کا کام ہے۔(الطریقۃ المحمدیۃ، 2/17) ہر قوم، ہر بَرادری، ہر گاؤں، ہر شہر اور ہر ملک میں الگ الگ بدشگونیاں پائی جاتی ہیں جو سب کے سب ڈَھکوسلے (دھوکے) ہیں اور شَرعاً ان کی کوئی اَصل نہیں ہے۔ لوگ جیسی بدشگونی لیتے ہیں حقیقت میں ایسا ہوتا نہیں ہے۔ سوال میں کھانے پینے کے حوالے سے بدشگونی کا تذکرہ کیا گیا ہے ورنہ عُموماً فُلاں دِن، فُلاں تاریخ اور ماہِ صَفر وغیرہ بہت سے مُعاملات میں بدشگونیاں پائی جاتی ہیں جو کہ کُفّار سے چلی آرہی ہیں۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3/504)

سوال: ہمارے گھر کی گیلری میں روزانہ دو کوّے لوہے کے تار لے کر آتے ہیں اور اس سے کچھ بناتے ہیں اگر کوئی ان کو ہٹانے کی کوشش کرے تو یہ اس پر حملہ کر دیتے ہیں اور زور زور سے چیخنے لگتے ہیں۔ پہلے بھی ایسا ہوا تھا اور میری والدہ بیمار پڑ گئی تھیں اور اب پھر اس طرح ہوا ہے اور میرے والد صاحب بیمار ہو گئے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ لوگ کہتے

ہیں کوّا شیطانی مخلوق ہے اس کو نہیں ہٹانا چاہیے۔ اب ہم کیا کریں؟ آپ اس کا کوئی حل ارشاد فرمادیجیے۔

جواب: کَوّا شیطانی مخلوق نہیں ہے۔ البتّہ اس کو شرعی اِصطلاح میں فاسِق کہا جاتا ہے۔ (بخاری، 1/ 204، حدیث:1829 ماخوذاً) بہر حال اللہ پاک بہتر جانتا ہے کہ آپ کے والدین واقعی ان کوّوں کی وجہ سے بیمار ہوئے ہیں یا یہ اتفاقی بیماری ہے یا پھر نفسیاتی اَثَر کی وجہ سے دل پر یہ بات لے لی کہ اب یہ کوّے آگئے ہیں یقیناً کسی نے جادو کروایا ہو گا جس کی وجہ سے ہم بیمار ہوگئے وغیرہ۔ آپ دعوتِ اسلامی کی ''مجلس روحانی علاج'' کے تحت لگنے والے بستے سے اس مسئلے کے حل کے لیے تعویذات لیجیے، گھر میں لٹکائیے اور امّی ابّو بلکہ گھر کے سارے افراد پہن بھی لیں۔ اللہ پاک اس مُصیبت سے آپ کو نَجات عطا فرمائے۔[1]

(ملفوظات امیر اہل سنت، 2/435)

سوال: مُرغا تو اَذان دیتا ہے لیکن مُرغی اَذان کیوں نہیں دیتی؟

جواب: مُرغا فرشتوں کو دیکھ کر اَذان دیتا ہے۔ (بخاری، 2/405، حدیث: 3303) اِس لئے جب مُرغا اَذان دے تو اُس وقت اللہ پاک کے فضل و رَحمت کی دُعا کرنی چاہیے۔ ہاں! مُرغی اذان نہیں دیتی لیکن اگر کبھی کبھار مُرغی اذان دے دے تو لوگوں کو یہ غَلَط فہمی

---

1 ... حضرت امام محمد آفندی رُومی بِرکلی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: بدشگونی لینا حرام اور نیک فال یا اچھا شگون لینا مُستحب ہے۔ (الطریقۃ المحمدیہ، 3/ 175-189) اگر کسی نے بدشگونی کا خیال دل میں آتے ہی اسے جھٹک دیا تو اس پر کچھ اِلزام نہیں لیکن اگر اس نے بدشگونی کی تاثیر کا اِعتقاد رکھا اور اِسی اعتقاد کی بنا پر اس کام سے رُک گیا تو گناہ گار ہو گا مثلاً کسی چیز کو منحوس سمجھ کر سفر یا کاروبار کرنے سے یہ سوچ کر رُک گیا کہ اب مجھے نقصان ہی ہو گا تو اب گنہگار ہو گا۔ (بدشگونی، ص13)

ہو جاتی ہے کہ ”یہ مُرغی منحوس ہے“ جس کی وجہ سے لوگ اُسے کاٹ دیتے ہیں۔ ایسی سوچ نہیں ہونی چاہیے اور نہ ہی مُرغی کو منحوس کہنا چاہیے، کیونکہ بدشگونی لینا گُناہ ہے، (تفسیر نعیمی، پ9، الاعراف، تحت الآیۃ: 132، 9/119) مُرغی تو اچّھی ہوتی ہے۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 10/26)

سوال: اگر مُرغی اذان دینے لگ جائے تو کیا اُس کے انڈے اور گوشت کھا سکتے ہیں؟

جواب: جو مُرغی اذان دیتی ہو تو اس کے انڈے اور گوشت کھانا بالکل جائز ہے۔ بعض لوگ ایسی مُرغی کو منحوس سمجھ کر ذبح کر ڈالتے ہیں حالانکہ یہ بدشگونی ہے اور بدشگونی لینا شرعاً جائز نہیں۔ عوام میں ایسی اور بھی بہت سی باتیں مشہور ہیں مثلاً ماہِ صفر یا کسی خاص تاریخ کو مَنحوس سمجھنا، بِلّی آڑے آنے یا آنکھ پَھڑکنے کو کسی مُصیبت کا پیش خَیمہ (سَبَب) بتانا وغیرہ وغیرہ یہ تمام باتیں بدشگونی کے قَبِیل (قسم) سے ہیں جن سے بچنا ضروری ہے۔ اِس قسم کے تَوَہُّمات اور باطِل خیالات کے مُتَعلّق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی 127 صفحات پر مشتمل کتاب ”بدشگونی“ کا مُطالعہ کیجئے۔
(ملفوظات امیر اہل سنت، 1/176)

سوال: سُنا ہے کہ صفر شریف کا آخری بُدھ مَردوں پر بھاری رہتا ہے۔ کیا یہ بات دُرُست ہے؟

جواب: نَعُوْذُ بِاللہ! اگر آپ نے ایسا سُنا ہے تو غَلَط سُنا ہے۔ صَفَر کا پہلا بُدھ نہ کسی پر بھاری ہے اور نہ ہی آخری بُدھ بھاری ہے۔ صَفَر کا کوئی دِن، کوئی گھنٹا، بلکہ کوئی لمحہ بھی کسی پر بھاری نہیں ہے۔ البتّہ وہ وقت اِنسان کے حق میں منحوس ہوتا ہے جس میں وہ اللہ پاک کی نافرمانی کرتا ہے اور وہ وقت بہت خُوش گوار ہوتا ہے جس میں وہ نیکی بجالاتا یا اللہ پاک کی

فرماں بَرداری کرتا ہے۔[1] (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 10/124)

سوال: میں نے اپنے اُستادوں سے سنا ہے کہ منگل کے دن قینچی نہیں چلانی چاہیے، نہ خالی نہ کپڑے پر کہ اِس سے نُحوست ہوتی ہے، اِس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: منگل کے دِن قینچی چلانا یا کپڑے کاٹنا نحوست کا باعث نہیں۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 10/552)

سوال: اگر کسی کے بنے کام بگڑ رہے ہوں تو لوگ کہتے ہیں کہ او بھائی! تیرے سِتارے تو گردِش میں ہیں کیا ایسا کہنا دُرُست ہے؟ نیز یہ بتا دیجئے کہ کیا سِتارے گردِش میں آتے ہیں؟

جواب: ”سِتارہ گردِش میں ہونا“ ایک مُحاوَرہ ہے، ورنہ سِتارے تو گردِش ہی میں رہتے ہیں، ٹھہرتے نہیں ہیں۔ یُوں بھی کہا جاتا ہے کہ آپ پر گردِش ہے۔ بعض اَوقات مُصیبتوں اور پریشانیوں کا ایک دَور چلتا ہے جس میں اِنسان یہ کہنے لگتا ہے کہ ”یار پہلے مٹّی میں ہاتھ ڈالتا تھا تو سونا ہو جاتی تھی، اب سونے میں ہاتھ ڈالوں تو مٹّی ہو جاتا ہے۔“ ایسی صُورَتِ حال میں یہ مُحاوَرہ بولا جاتا ہے۔ جب خوشحالی ہوتی ہے تو عام طور پر بندہ غفلت کا شِکار ہو جاتا ہے لیکن جب مصیبت کا دَور آتا ہے تو اُسے اللہ یاد آجاتا ہے، یُوں مصیبت بہت سے لوگوں کے حق میں نِعمت ثابِت ہوتی ہے اور اُن کی زِندَگی میں Turning Point (اِنقِلابی موقع) آجاتا ہے پھر وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں جُھک جاتے ہیں کہ میرا رب

---

[1] ... حضرت علّامہ اِسماعیل حَقّی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: زمانے کے اَجزا اپنی اصل حقیقت میں برابر ہیں اور اُن میں کوئی فرق نہیں، البتّہ اُن اَجزا میں جو نیکی یا گُناہ واقع ہو اُس میں فرق کی وجہ سے زمانے کے اَجزا میں فرق ہوتا ہے، تو جُمعہ کا دِن نیک کام کرنے والے کے اِعتِبار سے سعادت مَندی کا دِن ہے اور گُناہ کرنے والے کے اِعتِبار سے (اُس کے حق میں) منحوس ہے۔ (تفسیر روح البیان، پ24، حم السجدۃ، تحت الآیۃ: 16، 8/244)

میری مصیبت دُور کر دے گا۔(ملفوظات امیر اہل سنت،4/253)

سوال: ستاروں کے اچھے بُرے اَثرات پر یقین رکھنا کیسا ہے؟

جواب: نُجُوم نَجْم کی جمع ہے اور نُجوم سے ہی نُجومی بنا ہے جو ستاروں کی باتیں بتاتا ہے۔ بے چارے کم عِلم لوگ نجومیوں کے چکروں میں آ جاتے ہیں حالانکہ ان کے پاس جانے کی بھی اِجازت نہیں ہے۔(1) مُعاشرے میں ستاروں کے تَعلُّق سے بھی بدشگونیوں کی بھرمار ہوتی ہو گی۔(2)(ملفوظات امیر اہل سنت،3/505)

سوال: کیا سِتاروں کا قِسمت پر کوئی اَثر ہوتا ہے؟

جواب: جی نہیں! ایسا سوچنا بھی نہیں چاہیے۔(مسلم،ص944،حدیث:5819) یہ جو Palmist

---

(1) ... تاروں سے اوقات معلوم کرنا اور راستوں وسَمتوں کا پتا لگانا جائز ہے، رب تعالٰی فرماتا ہے:﴿ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴾(پ14،النحل:16)(ترجمۂ کنز الایمان: اور ستارے سے وہ راہ پاتے ہیں۔) مگر ان میں بارش وغیرہ کی تاثیریں ماننا اور ان سے غَیبی خبریں معلوم کرنا حرام ہے، لہٰذا عِلمِ نُجوم باطِل ہے، عِلمِ توقیت حق۔ (مراٰۃ المناجیح،2/503)

(2) ... اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ سے سوال کیا گیا کہ کَواکِبِ فَلَکی (یعنی آسمانی ستاروں) کے اَثراتِ سَعْد و نَحْس (یعنی اچھے اور مَنحوس اَثرات) پر عقیدت (یعنی بھروسا) رکھنا کیسا ہے؟ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے جواب دیا: مسلمان مُطیع (یعنی اِطاعت گُزار مسلمان) پر کوئی چیز نَحْس (یعنی مَنحوس) نہیں اور کافروں کے لئے کچھ سَعْد (یعنی اچھا) نہیں اور مسلمان عاصی (یعنی نافرمانی کرنے والے مسلمان) کے لئے اس کا اِسلام سَعْد (یعنی نیک بختی) ہے۔ طاعت (یعنی عبادت) بشرطِ قبول سَعْد (یعنی نیک بختی) ہے۔ مَعْصِیَت (یعنی گناہ گاری) بجائے خود نَحْس (یعنی مَنحوس) ہے اگر رحمت و شفاعت اس کی نُحوست سے بچالیں بلکہ نُحوست کو سعادت کر دیں، ﴿ فَاُولٰٓىٕكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ﴾ (پ19،الفرقان:70) "ترجمۂ کنز الایمان: تو ایسوں کی بُرائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا۔" بلکہ کبھی گناہ یوں سعادت ہو جاتا ہے کہ بندہ اس پر خائف و ترساں و تائِب و کوشاں رہتا ہے، وہ دُھل گیا اور بہت سی حَسَنات (یعنی نیکیاں) مل گئیں، باقی کَواکِب میں کوئی سعادت و نحوست نہیں اگر ان کو خود مُؤثِّر (یعنی اثر کرنے والا) جانے شرک ہے اور ان سے مدد مانگے تو حرام ہے، ورنہ ان کی رِعایت ضَرور خلافِ تَوَکُّل ہے۔(فتاویٰ رضویہ،21/223)

(دَسْت شَناس) وغیرہ ہوتے ہیں اِن کے دَھندے میں کبھی مَت پڑنا! پیسے بھی جائیں گے اور آپ تَوَہُّمات کا شِکار بھی ہو جائیں گے۔ بس یہ ذِہن بنالیں کہ جو رب چاہے گا وہی ہو گا۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 254/4)

سوال: آنکھ پھڑکنے سے اچھا یا بُرا شگون لینا کیسا؟

جواب: اچھا شگون لینا جائز ہے جبکہ کسی اچھی چیز سے بُرا شگون لینا جائز نہیں۔ مثلاً اُلٹی آنکھ پھڑکنے سے یہ شگون لیا جائے کہ کوئی مُصیبت وغیرہ آنے والی ہے یہ ناجائز ہے۔

(بد شگونی، ص120۔ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 71/2)

سوال: گھر میں شیشے کی کوئی چیز ٹُوٹ جائے تو لوگ بولتے ہیں کہ کوئی اچھی خبر آنے والی ہے یا بعض کہتے ہیں کہ کوئی بڑی آفت تھی جو ٹَل گئی ہے، کیا ان باتوں کی کوئی حقیقت ہے؟

جواب: شیشے کی کوئی چیز ٹوٹنے کے تعلق سے ایسی باتیں میری معلومات میں نہیں ہیں۔ نہ ایسی باتیں کہیں پڑھیں اور نہ عُلمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے سُنی ہیں۔ بس عوام میں بہت سی بے بنیاد باتیں چل رہی ہوتی ہیں ہو سکتا ہے کہ ان میں سے ایک بات یہ بھی ہو۔ البتّہ شیشے کی کوئی چیز ٹُوٹنے پر ایسا سوچنے میں حَرَج نہیں ہے کہ "شاید کوئی بڑی آفت آنے والی تھی جو چھوٹی بلا پر ٹَل گئی ہے۔" ایسا سوچنا اللہ پاک پر اُمید اور حُسنِ ظن رکھنا ہے جس میں کوئی حرج نہیں۔ ویسے بھی ہر مُصیبت سے بڑی مُصیبت تو ہوتی ہی ہے۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 125/6)

سوال: کیا ایک گھر کے چند افراد کی شادی ایک ساتھ کر سکتے ہیں؟ بعض لوگ اِسے نقصان کا سبب سمجھتے ہیں، آپ اس بارے میں راہ نمائی فرما دیجیے کہ کیا ایسا سمجھنا درست ہے؟

جواب: ایک وقت میں بھائی بہنوں کی اِکٹّھی شادیاں کرنے میں کوئی نُحوست یا نقصان

نہیں، چاہے تین ہوں یا تین سو تیرہ۔ اسلام میں بد شگونی کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ یہ صرف لوگوں کے خیالات ہیں کہ تین شادیاں اِکٹّھی کرنا نقصان کا سبب ہے حالانکہ فی زمانہ جس انداز سے گانے باجوں کے ساتھ اور گھر کی خواتین کو نَچا کر شادیاں ہوتی ہیں اس طرح تو ایک شادی میں بھی نقصان ہے پھر تین شادیوں میں کتنا نقصان ہو گا؟ یاد رکھیے! نقصان شادیوں سے نہیں ان میں ہونے والے گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ظاہر ہے جب گناہوں بھری شادیاں ہوں گی تو رحمتِ الٰہی کا نُزُول نہیں ہوگا بلکہ رحمت کے دروازے بند ہوں گے جو نقصان کا سبب ہے۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 7/460)

سوال: کیا یہ دُرُست ہے کہ دُکان یا کاروباری جگہ پر ناخن کاٹنے سے نحوست ہوتی ہے؟ نیز کیا رات میں ناخن کاٹ سکتے ہیں؟

جواب: ناخن کاٹنا نحوست کا کام نہیں بلکہ اَدائے سُنَّت اور حکمِ شریعت پر عمل کی نیت سے کاٹیں گے تو ثواب بھی ملے گا۔ اگر ناخن کاٹنے کے سبب دُکان میں نحوست آتی ہوتی تو پھر گھر میں بھی نہ کاٹے جائیں کہ وہاں بھی نحوست ہو گی۔ بہر حال ناخن کاٹنا نحوست کا سبب نہیں بلکہ 40 دن کے اندر ناخن کاٹنا سُنَّت ہے۔ اگر 40 دن سے زیادہ ہو گئے اور اب تک ناخن نہیں کاٹے تو بندہ گُناہ گار ہو گا۔ نیز رات میں بھی ناخن کاٹنا جائز ہے۔ عوام میں یہ غَلَط مشہور ہے کہ رات میں ناخن کاٹنا منع ہے۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 2/342)

سوال: اگر کسی شخص کا یہ ذہن بنا ہوا ہو کہ ”اگر اسے پیچھے سے کوئی آواز دے گا تو اس کا فُلاں کام بگڑ جائے گا“ ایسا ذہن رکھنا کیسا ہے؟

جواب: ایسی سوچ رکھنا بد شگونی ہے اِس سے توبہ کرنا ضَروری ہے۔
(ملفوظات امیر اہل سنت، 2/235)

سوال: میری بائیں آنکھ پھڑک رہی ہے اس کے لیے کوئی دُعا وغیرہ بتادیجئے جس سے میرا یہ مرض ختم ہو جائے؟

جواب: بعض لوگ بائیں آنکھ پھڑکنے سے بدشگونی لیتے ہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہے، اس طرف توجّہ نہیں دیں گے تو سُکون میں رہیں گے۔ ”آیۃُ الکُرسی“ ہر نماز کے بعد ایک بار پڑھئے اور جب اس کلمہ پر پہنچیں ﴿ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ﴾[1] (پ3، البقرۃ:255) تو دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آنکھوں پر رکھ کر اس کلمے کو گیارہ بار پڑھیں پھر دونوں ہاتھوں کی اُنگلیوں پر دَم کرکے آنکھوں پر پھیر لیں۔ اگر آیۃُ الکُرسی یاد نہیں تو 11 مرتبہ ”یَانُوْرُ“ پڑھ کر ہاتھوں کی اُنگلیوں پر دَم کرکے پھیر لیں۔ اسی طرح آنکھوں کے لیے یہ وظیفہ بھی مُفید ہے:

﴿ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ ۝۲۲ ﴾ (پ26، ق:22) ترجمۂ کنز الایمان: ”تو ہم نے تجھ پر سے پردہ اُٹھایا تو آج تیری نگاہ تیز ہے“ یہ پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دَم کرکے آنکھوں پر پھیر لیں، اللہ پاک نے چاہا تو آنکھ پھڑکنا بند ہو جائے گی۔ (ملفوظاتِ امیر اہلِ سنت، 8/100)

سوال: بِلّیاں جب روتی ہیں تو اِس سے کیا ہوتا ہے؟

جواب: بِلّیوں کے رونے سے بدشگونی نہیں لینی چاہیے۔ بلیوں کے رونے پر یہ سمجھنا کہ بس کوئی آفت آنے والی ہے لہٰذا فُلاں سفر یا فُلاں سودا کینسل کر دو ورنہ نقصان ہو جائے گا تو حقیقت میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ بِلّی بھی روتی ہے، بندہ بھی روتا ہے اور بچے بھی روتے ہیں۔ اِس سے بدشگونی لینے کے بجائے عِبرت حاصل کرنی چاہیے جیسا کہ ایک کتاب میں لکھا ہے کہ بچے جب روئیں تو جہنّمیوں کا رونا یاد کریں۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، 3/218، رقم:253) بچہ ایسے لگتا ہے کہ بے بسی کے ساتھ رو رہا ہے، تو جہنّم میں بھی بے بسی کے ساتھ

---

1 … ترجمۂ کنز الایمان: ”اور اسے بھاری نہیں ان کی نگہبانی“۔

رونا ہوگا۔ بس اللہ پاک ایسا کرم کرے کہ ہم جہنَّم میں ہی نہ جائیں جو رونا پڑے۔ اللہ کرے کہ ہم جہنَّم میں جانے والے کام کرنے کے بجائے نیکیاں ہی کرتے رہیں۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 137/2)

سوال: اچھا شگون لینے کی کچھ مثالیں بیان فرما دیجئے۔

جواب: اچھا شگون لینا جائز ہے (تفسیر نعیمی، پ9، الاعراف، تحت الآیۃ: 132، 119/9) اور لینا بھی چاہیے، اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی اِس کا تذکِرہ ہے۔[1] جیسے صُبْح سویرے کسی اچھے آدمی کا فون آ گیا تو اِس سے یہ شگون لیا جاسکتا ہے کہ ''آج کا دِن اچھا گزرے گا۔'' گھر سے باہر نکلے اور کسی نیک آدمی سے ملاقات ہو گئی، اِس سے بھی اچھا شگون لیا جاسکتا ہے۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 87/5)

سوال: کیا حاملہ عورت یا اس کی اَولاد پر سورج گرہن یا چاند گرہن کا کوئی اثر پڑتا ہے؟

جواب: یہ بات بہت مشہور ہے کہ اگر عورت چاند گرہن میں قینچی چلائے گی تو بچے کے ہونٹ کَٹ جائیں گے یا فُلاں مُعاملہ ہو جائے گا وغیرہ۔ یاد رکھیے! اس طرح کے جو بھی مُعاملات ہیں شریعت ان کی حوصلہ اَفزائی نہیں کرتی۔ البتّہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی کے ہاں اِتفاق سے کوئی ہونٹ کٹا بچہ پیدا ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ اس کی ماں نے چاند گرہن

---

1 ...حضرتِ بُرَیدہ رضی اللہ عنہ قبیلہ بَنُو سَہْم کے 70 سُواروں کے ساتھ حاضرِ خدمت ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دَرْیافت فرمایا: تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: بُرَیدہ، تب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف مُڑ کر فرمایا: بَرَدَ اَمْرُنَا وَ صَلَحَ، ہمارا معاملہ ٹھنڈا اور اچھا ہو گیا، پھر فرمایا: تم کن لوگوں سے ہو؟ انہوں نے کہا: اَسْلَمْ سے، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: سَلِمْنَا، ہم سلامتی سے رہیں گے، پھر فرمایا تم کس قبیلہ سے ہو؟ انہوں نے کہا: بَنُو سَہْم سے، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: خَرَجَ سَہْمُكَ (اے ابوبکر) تمہارا حصّہ نکل آیا۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 263/1)

میں قینچی چلائی تھی حالانکہ اس کی کوئی شرعی حقیقت نہیں ہے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت،40/3)

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ سے کیے گئے سوالات اور اُن کے جوابات یہاں ختم ہوئے

شُگُون کی قسمیں

شُگُون کا معنیٰ ہے فال لینا یعنی کسی چیز، شخص، عمل، آواز یا وَقت کو اپنے حق میں اچھا یا بُرا سمجھنا۔ اس کی بُنیادی طور پر دو قسمیں ہیں: ﴿1﴾ بُرا شگون لینا ﴿2﴾ اچھا شگون لینا۔ علامہ محمد بن احمد اَنصاری قُرطُبی رحمۃُ اللہِ علیہ تفسیرِ قُرطُبی میں نقل کرتے ہیں: اچھا شگون یہ ہے کہ جس کام کا اِرادہ کیا ہو اس کے بارے میں کوئی کلام سُن کر دلیل پکڑنا، یہ اس وَقت ہے جب کلام اچھا ہو، اگر بُرا ہو تو بد شگونی ہے۔ شریعت نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ انسان اچھا شگون لے کر خوش ہو اور اپنا کام خوشی خوشی پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور جب بُرا کلام سُنے تو اس کی طرف توجُّہ نہ کرے اور نہ ہی اس کے سبب اپنے کام سے رُکے۔ (الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، پ26، الاحقاف، تحت الآیۃ:4، ج8، جزء16، ص132) **بدشگونی حرام اور نیک فال لینا مُستحب ہے۔** حضرت **سیِّدُنا امام محمد آفندی رُومی بِرکلی** رحمۃُ اللہِ علیہ اَلطَّرِیقَۃُ الْمُحَمَّدِیَۃ میں لکھتے ہیں: بد شگونی لینا حرام اور نیک فال یا اچھا شگون لینا مُستحب ہے۔ (الطریقۃ المحمدیۃ، 24،17/2) اور مشہور مفسرِ قرآن حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: اسلام میں نیک فال لینا جائز ہے، بدفالی، بدشگونی لینا حرام ہے۔ (تفسیر نعیمی، 119/9)

اہم ترین وضاحت: نہ چاہتے ہوئے بھی بعض اوقات انسان کے دل میں بُرے شگون کا خیال آ ہی جاتا ہے اس لئے کسی شخص کے دِل میں بد شگونی کا خیال آتے ہی اسے **گُنہگار** قرار نہیں دیا جائے گا کیونکہ محض دِل میں بُرا خیال آ جانے کی بنا پر سزا کا حقدار ٹھہرانے

کا مطلب کسی اِنسان پر اس کی طاقت سے زائد بوجھ ڈالنا ہے اور یہ بات شرعی تقاضے کے خلاف ہے۔(ملفوظات امیر اہل سنّت، 40/3)

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
مختلف چیزوں سے بُرے شگون لینا	02	سِتاروں کا قسمت پر کوئی اَثر	08
13 کے عَدد کو منحوس سمجھنا کیسا؟	02	آنکھ پھڑ کنے سے شگون لینا کیسا؟	09
13 کے عدد کے بارے میں لوگوں کے غَلَط خیالات	03	شیشہ یا کانچ ٹُوٹنے پر شگون لینا کیسا؟	09
فُلاں چیز پکتی ہے تو کوئی بیمار ہو جاتا ہے	04	گھر کے چند افراد کی شادی ایک ساتھ کرنا	09
مرغی اذان دے تو اُسے منحوس سمجھنا کیسا؟	05	دُکان یا کاروباری جگہ پر ناخن کاٹنا	10
کیا اذان دینے والی مرغی کا گوشت اور انڈا کھا سکتے ہیں؟	06	پیچھے سے آواز دینے کو بُرا سمجھنا کیسا؟	10
صَفَر کے آخری بدھ کو منحوس سمجھنا کیسا؟	06	آنکھ پھَڑ کنے پر یہ دعا پڑھیں	11
کیا منگل کے دن قینچی نہیں چلانی چاہئے؟	07	بلّیاں جب روتی ہیں تو۔۔۔	11
کیا کسی کے سِتارے گردِش میں آتے ہیں؟	07	اچھا شگون لینے کی کچھ مثالیں	12
ستاروں کے اَثرات پر یقین رکھنا کیسا؟	08	سورج گرہن یا چاند گرہن کا اثر۔۔۔	12

www.dawateislami.net

ہفتہ وار رسالہ مطالعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ / خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت الحاج ابو اُسید عبید رضا مدنی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی کی جانب سے ہر ہفتے ایک رسالہ پڑھنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ ماشاءَ اللہ الکریم! لاکھوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں یہ رسالہ پڑھ یا سُن کر امیرِ اہلِ سنّت / خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت کی دعاؤں سے حصہ پاتے ہیں۔ یہ رسالہ Audio میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.Dawateislami.net

یا Read and listen Islamic book

ایپلی کیشن سے فری ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔ ثواب کی نیت سے خود بھی پڑھیں اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے تقسیم کریں۔

(شعبہ ہفتہ وار رسالہ مطالعہ)

978-969-722-694-8
01082509

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net